9 اگست 1961

از عدالت الاعظمیٰ

پریش چندرا چٹرجی
بنام
ریاست آسام اور دیگر

(پی۔ بی۔ گجیندر اگڈکر، کے۔ سباراؤ، ایم۔ ہدایت اللہ، جے۔ سی۔ شاہ اور رگھوبر دیال جسٹسز)

حصول اراضی۔ چائے کے باغ کی اراضی کی مانگ ۔ ریاستی قانون سازی ۔ اگر معاوضے کی ادائیگی کے لئے دفعات رکھتے ہیں – آسام اراضی (درخواست اور حصول) ایکٹ، 1948 (آسام 25 آف 1948) دفعات 3، 6، 7، 8۔ چائے ایکٹ، 1953 (29 آف 1953) دفعات 2، 10، 15۔ آئین ہند، آرٹیکلز 21 (2)، 372، شیڈول VII، فہرست 1، حصول اراضی ایکٹ، 1894 (1 آف 1894)، دفعات 23، 24، 25۔

درخواست گزار کے چائے کے باغ میں سے کچھ اراضی ریاست نے آسام لینڈ (درخواست اور حصول) ایکٹ، 1948 کے تحت مانگی تھیں۔ درخواست گزار نے اس قانون کی آئینی حیثیت کو اس بنیاد پر چیلنج کیا کہ یہ ریاستی مقننہ کے خلاف ہے کیونکہ چائے کی صنعت پارلیمنٹ کے ذریعہ خصوصی قانون سازی کا معاملہ ہے اور یہ آئین کے آرٹیکل 31 (2) کی خلاف ورزی ہے کیونکہ اس میں نہ تو طلب کی گئی جائیداد کے معاوضے کی ادائیگی کا اہتمام کیا گیا ہے اور نہ ہی معاوضے کے اصولوں اور طریقہ کار کی وضاحت کی گئی ہے۔

وہ پر عزم تھا۔

انہوں نے کہا کہ یہ قانون آسام کی مقننہ کے خلاف نہیں ہے اور درست ہے۔ یہ قانون1948 میں بنایا گیا تھا اور آئین کے آرٹیکل 372 کی وجہ سے آئین کے نفاذ کے بعد اس وقت تک نافذ العمل رہے گا جب تک کہ مجاز مقننہ اس میں تبدیلی، منسوخی یا ترمیم نہ کرے۔ اس ایکٹ کا خلاصہ یہ ہے کہ صرف عوامی مفاد میں زمینوں کے درخواست یا حصول کا اہتمام کیا گیا ہے۔ اس کا چائے کی صنعت سے کوئی لینا دینا نہیں تھا۔ پارلیمنٹ کے ذریعہ بنایا گیا چائے ایکٹ1953، جو بنیادی طور پر چائے کی صنعت کی ترقی سے متعلق تھا اور اس کا زمین کے درخواست اور حصول سے کوئی لینا دینا نہیں تھا، نے آسام ایکٹ میں کسی بھی طرح سے تبدیلی، منسوخی یا ترمیم نہیں کی۔ اس کے علاوہ، آسام ایکٹ آئین کے آرٹیکل 31 (2) کی خلاف ورزی نہیں کرتا ہے۔ اس ایکٹ میں متفقہ معاوضے کی ادائیگی کے لئے دفعات تھیں اور اختلاف کی صورت میں عدالت کو رجوع کرنے کی صورت میں، جس میں حصول اراضی ایکٹ1894 کی دفعات کا اطلاق ہوگا۔ حالانکہ حصول اراضی قانون، 1894 میں زمین کے حصول کا اہتمام نہیں کیا گیا تھا، لیکن زمین کے حصول کے لئے معاوضے کی ادائیگی سے متعلق اس کی دفعات کا اطلاق مناسب تبدیلیوں کے بعد زمین کے حصول پر کیا جا سکتا ہے۔

اصل دائرہ اختیار: 1960 کی درخواستیں نمبر236 اور 237۔ بنیادی حقوق کے نفاذ کے لئے آئین ہند کے آرٹیکل32 کے تحت درخواستیں۔

درخواست گزار کی طرف سے کے بی باگچی اور کے سی دتہ۔

جواب دہندگان کے لئے اے وی وشوناتھ شاستری اور نونیت لال۔

9 اگست1961ء کو عدالت کا فیصلہ سنایا گیا۔

جسٹس سبا راؤ: درخواست گزار ریاست آسام کے ضلع کچار کے گاؤں ادربند میں ارون بنڈ ٹی اسٹیٹ کے نام سے ایک چائے کے باغ کے مالک ہیں۔ ٹی اسٹیٹ کا رقبہ تقریباً2268 ایکڑ ہے۔ درخواست گزار کے مطابق مذکورہ علاقے میں سے553.73 ایکڑ پر چائے کی کاشت کی جا رہی ہے اور باقی

کا استعمال چائے کی صنعت اور مذکورہ صنعت سے جڑے مقاصد کے لیے کیا جاتا ہے۔ جواب دہندگان اس حقیقت کو تسلیم نہیں کرتے ہیں اور جوابی حلف نامہ میں بیان کرتے ہیں کہ بقیہ علاقہ غیر استعمال شدہ ہے 4 دسمبر 1959ء کو سلچر میں واقع کچار کے ڈپٹی کمشنر نمبر 2 نے مذکورہ ٹی اسٹیٹس کی 183 بیگھہ زمین کے بارے میں ایک نوٹیفکیشن جاری کیا اور 5 دسمبر 1959 کے ایک اور نوٹیفکیشن کے ذریعے انہوں نے مذکورہ ٹی اسٹیٹ کی 149 بیگھہ 19 کوٹہ اور 11 چٹاٹک اراضی کا مطالبہ کیا۔ درخواست گزار نے آئین کے آرٹیکل 32 کے تحت اس عدالت میں دو درخواستیں دائر کی ہیں جن میں مدعا علیہان کو مذکورہ احکامات پر عمل درآمد سے باز رہنے کی ہدایت کی گئی ہے۔

درخواست گزار کی طرف سے پیش ہوئے وکیل نے ہمارے سامنے دو اعتراضات اٹھائے، یعنی (1) چائے کی صنعت پارلیمنٹ کے ذریعہ آئین کے ساتویں شیڈول کی فہرست 1 کے تحت خصوصی قانون سازی کا معاملہ ہے، اور اس لئے آسام اراضی (درخواست اور حصول) ایکٹ 1948، (اس کے بعد اس قانون کا نام دیا گیا)، جہاں تک اس میں چائے کے باغ یا اس سے ملحقہ زمینوں کے درخواست اور حصول کا اہتمام کیا گیا ہے، ریاستی مقننہ کے خلاف ہے۔ اور (2) مذکورہ ایکٹ آئینی طور پر بھی کالعدم ہے کیونکہ یہ آئین کے آرٹیکل 31 (2) کی خلاف ورزی کرتا ہے، کیونکہ اس میں یا تو طلب کی گئی جائیداد کے معاوضے کی ادائیگی کا اہتمام نہیں کیا گیا ہے یا ان اصولوں کی وضاحت نہیں کی گئی ہے جن کی بنیاد پر اور جس طریقے سے معاوضے کا تعین کیا جانا ہے۔

پہلی دلیل کی تعریف کرنے کے لئے، کچھ حقائق بیان کرنا ضروری ہے۔ آسام اراضی (درخواست اور حصول) ایکٹ، 1948 کو آسام مقننہ نے منظور کیا تھا اور اسے 14 نومبر، 1948 کو گورنر کی منظوری ملی تھی۔ یہ ایک قبل از آئین قانون ہے، جو ممکنہ طور پر حکومت ہند ایکٹ 1935 کے ساتویں شیڈول کی فہرست 2 کے اندراج 9، فہرست 2 کے تحت بنایا گیا ہے، جو" زمین کے لازمی حصول" سے متعلق ہے۔ مذکورہ ایکٹ کے ساتویں شیڈول کی فہرست 34، فہرست اول" صنعتوں کی ترقی تھی، جہاں وفاقی کنٹرول کے تحت ترقی کو وفاقی قانون کے ذریعہ عوامی مفاد میں مناسب قرار دیا گیا ہے"۔ یہ نہیں کہا گیا ہے کہ ایسا کوئی وفاقی قانون موجود ہے جس میں یہ اعلان کیا گیا ہو کہ چائے کی صنعت کی ترقی عوامی مفاد میں ہے۔ لہٰذا، جس وقت آسام کی قانون ساز اسمبلی نے یہ قانون منظور کیا تھا، یہاں تک کہ اس مفروضے پر کہ صنعتوں کی ترقی سے

متعلق اندراج میں چائے کے باغ کا حصہ بننے والی زمین کے درخواست اور حصول کو روکنے کے لیے قانون سازی کا احاطہ کیا جائے گا، کوئی وفاقی قانون نہیں تھا جس میں یہ اعلان کیا گیا ہو کہ چائے کی صنعت کی ترقی عوامی مفاد میں مناسب ہے۔ اس کے نتیجے میں یہ قانون اس وقت آئینی طور پر درست تھا جب اسے بنایا گیا تھا۔ اگر ایسا ہوتا ہے تو آئین کے آرٹیکل 372 کی وجہ سے مذکورہ قانون آئین کے نفاذ کے بعد اس وقت تک نافذ العمل رہے گا جب تک کہ مجاز مقننہ یا دیگر مجاز اتھارٹی کی جانب سے اس میں تبدیلی، منسوخی یا ترمیم نہیں کی جاتی۔ 1953 کا چائے ایکٹ ایک مرکزی ایکٹ تھا جسے 28 مئی 1953 کو صدر جمہوریہ کی منظوری ملی تھی۔ یہ قانون پارلیمنٹ نے آئین کے ساتویں شیڈول کی انٹری 52، فہرست 1 میں درج معاملات کے سلسلے میں قانون بنانے کے اختیار کا استعمال کرتے ہوئے منظور کیا تھا۔ آرٹیکل 52 میں لکھا ہے، 'ایسی صنعتیں، جن کا کنٹرول یونین کے ذریعے پارلیمنٹ کے ذریعے قانون کے ذریعے اعلان کیا جاتا ہے، عوامی مفاد میں فائدہ مند ہیں، چائے ایکٹ کی دفعہ 2 میں مخصوص الفاظ میں اعلان کیا گیا ہے کہ یہ عوامی مفاد میں مناسب تھا کہ یونین چائے کی صنعت کو اپنے کنٹرول میں لے۔ لہٰذا سوال یہ نہیں ہے کہ جس وقت یہ ایکٹ صوبے کی مقننہ نے منظور کیا تھا اس وقت اس کے پاس اس کی اہلیت کے بارے میں کوئی شک نہیں تھا، بلکہ سوال یہ ہے کہ کیا چائے ایکٹ کی منظوری کی وجہ سے اس ایکٹ میں تبدیلی کی گئی تھی۔ آئین کے آرٹیکل 372 کے معنی کے اندر منسوخ یا ترمیم کی گئی۔ یہ ہمیں دونوں اعمال کے دائرہ کار پر غور کرنے کی طرف لے جاتا ہے۔

سب سے پہلے اس قانون کو لے کر، دیباچہ سے پتہ چلتا ہے کہ یہ مخصوص مقاصد کے لئے احاطے اور زمین کے حصول اور تیزی سے حصول کا اہتمام کرنے کے لئے منظور کیا گیا تھا۔ دفعہ 3 صوبائی حکومت کو یہ اختیار دیتا ہے کہ وہ کمیونٹی کی زندگی کے لئے ضروری رسد اور خدمات کو برقرار رکھنے یا رہائش، نقل و حمل، مواصلات، آبپاشی یا نکاسی آب کی مناسب سہولیات فراہم کرنے کے مقصد سے کسی بھی زمین پر قبضہ کر سکتی ہے۔ دفعہ 4 حکومت کو اس قابل بناتی ہے کہ وہ اس طرح مانگی گئی زمین کی ضرورت ہو۔ دفعہ 6 میں زمین کو طلب کرنے سے آزاد کرنے کا اہتمام کیا گیا ہے۔ دفعہ 7 اور 8 میں زمین کے درخواست یا حصول کے لئے معاوضہ دینے کا طریقہ بیان کیا گیا ہے، جیسا کہ معاملہ ہو سکتا ہے۔ اس قانون کا خلاصہ یہ ہے کہ صرف عوامی مفاد میں زمینوں کے درخواست یا حصول کا اہتمام کیا گیا ہے۔ اس کا چائے کی صنعت اور کسی بھی صنعت سے کوئی لینا دینا نہیں ہے۔

چائے کا قانون بالکل مختلف مقصد کے لئے نافذ کیا گیا تھا۔ ایکٹ میں دیئے گئے طویل عنوان سے پتہ چلتا ہے کہ یہ" چائے کی صنعت کی یونین کی طرف سے کنٹرول فراہم کرنے کے لئے نافذ کیا گیا تھا، جس میں اب نافذ العمل بین الاقوامی معاہدے کی پیروی کرتے ہوئے، ہندوستان میں چائے کی کاشت اور برآمد کا کنٹرول شامل ہے اور اس مقصد کے لئے ایک چائے بورڈ قائم کرنا اور ہندوستان سے برآمد کی جانے والی چائے پر کسٹم ڈیوٹی عائد کرنا ہے"۔ باب دوم میں ٹی بورڈ کے قیام اور تشکیل کا اہتمام کیا گیا ہے اور اس کی دفعہ 10 میں اس کے فرائض اور افعال کی وضاحت کی گئی ہے۔ اس کے افعال بنیادی طور پر چائے کی صنعت کی ترقی کو فروغ دینے، چائے کی پیداوار اور کاشت کی حد کو منظم کرنے، اس کے معیار کو بہتر بنانے اور چائے میں داخلی اور بیرونی تجارت کو منظم کرنے کے لئے ہیں۔ تیسرے باب میں چائے کی کاشت کی توسیع پر کنٹرول کا طریقہ اور چوتھا حصہ چائے اور چائے کے بیجوں کی برآمد پر کنٹرول کا طریقہ بیان کیا گیا ہے۔ باب پنجم فنانس، اکاؤنٹس اور آڈٹ سے متعلق ہے۔ چھٹا باب چائے یا چائے کے فضلے کی قیمت اور تقسیم کو کنٹرول کرنے کے لئے مرکزی حکومت کے اختیارات کو منظم کرتا ہے۔ ساتویں باب میں متفرق معاملات جیسے بروکرز، چائے مینوفیکچررز وغیرہ کو لائسنس دینے، معائنہ کا اختیار اور ایکٹ کے ذریعہ بنائے گئے کچھ جرائم کے ارتکاب کے لئے جرمانے کا اہتمام کیا گیا ہے۔ لہذا، یہ واضح ہے کہ، چائے ایکٹ بنیادی طور پر چائے کی صنعت کی ترقی سے متعلق ہے، اور اس کا زمین وں کے درخواست یا حصول سے کوئی لینا دینا نہیں ہے۔ اگرچہ مذکورہ زمینیں چائے کے باغ کا حصہ ہوسکتی ہیں یا چائے کی صنعت سے متعلق مقاصد کے لئے استعمال ہوسکتی ہیں۔ درحقیقت، چائے ایکٹ کی دفعہ 15 (ایل) (بی) میں زمین کے اس حصے کی ہنگامی حالت کا اہتمام کیا گیا ہے جس پر چائے کاشت کی جاتی ہے، حصول اراضی ایکٹ 1894 (1894 کا ایکٹ 1) کی دفعات کے تحت یا فی الحال نافذ کسی اور قانون کے تحت لازمی طور پر حاصل کیا جا رہا ہے اور اب چائے نہیں لے جایا جاتا ہے۔ ایسی صورت میں مذکورہ دفعہ چائے کے باغ کے مالک کو یہ اختیار دیتی ہے کہ وہ بورڈ کو درخواست دے کہ وہ چائے کے ساتھ نہ لگائی گئی زمین پر چائے لگانے کی اجازت حاصل کرے۔ لہٰذا، چائے کا قانون نہ صرف کسی بھی زمین کے حصول پر واضح طور پر پابندی نہیں لگاتا ہے، بلکہ واضح الفاظ میں چائے کے پودے لگانے کے مقصد کے لیے دوسری زمین کے ذریعے حاصل کیے گئے علاقے کو تبدیل کرنے کا بھی اہتمام کرتا ہے۔ اگرچہ چائے کے قانون میں حصول کی ہنگامی صورتحال کو حصول سے الگ تصور نہیں کیا گیا ہے، لیکن ہم اس کے بارے میں کسی دوسرے نتیجے پر نہیں پہنچ سکتے ہیں، کیونکہ لفظ" حصول" کو جامع معنوں میں استعمال کیا جانا چاہیئے تاکہ درخواست کو بھی شامل کیا جا سکے۔ اس کے علاوہ، اس ایکٹ کی دفعات واضح

طور پر یا ضروری مضمرات کے ذریعہ چائے کے پودے لگانے کے مقصد سے براہ راست یا اتفاق سے استعمال ہونے والی زمین کے حصول کی ممانعت نہیں کرتی ہیں۔اس ایکٹ کے تحت بنائے گئے قوانین صرف چائے کی صنعت کے کنٹرول کا اہتمام کرتے ہیں اوران کا زمین کی طلب یا حصول کے سوال پر کوئی اثر نہیں ہے۔دونوں اعمال کے تقابلی مطالعہ سے یہ واضح ہوتا ہے کہ دونوں ایکٹ مختلف معاملات سے متعلق ہیں اور مختلف مقاصد کے لئے منظور کیے گئے تھے۔چائے کے قانون کو کسی بھی معنی میں آسام مقننہ کے ذریعہ منظور کردہ ایکٹ میں تبدیلی،منسوخی یا ترمیم کے طور پر بیان نہیں کیا جاسکتا ہے۔لہٰذا اس دلیل کو مسترد کیا جاتا ہے۔

دوسری دلیل میں بھی کوئی خوبی نہیں ہے۔آئین کے آرٹیکل 31 (2) میں کہا گیا ہے:

''کسی بھی جائیداد کو عوامی مقصد کے علاوہ لازمی طور پر حاصل یا طلب نہیں کیا جائے گا اور کسی ایسے قانون کے اختیار کے ذریعہ بچایا جائے گا جو اس طرح حاصل کردہ یا طلب کی گئی جائیداد کے معاوضے کا اہتمام کرتا ہے اور یا تو معاوضے پر رقم طے کرتا ہے یا ان اصولوں کی وضاحت کرتا ہے جن کی بنیاد پر معاوضہ کا تعین اور دیا جانا ہے۔اور اس طرح کے کسی بھی قانون پر کسی بھی عدالت میں اس بنیاد پر سوال نہیں اٹھایا جائے گا کہ اس قانون کے ذریعہ فراہم کردہ معاوضہ کافی نہیں ہے۔

اس آرٹیکل کے تحت جائیداد کے حصول یا اس کے حصول کے لیے بنایا گیا قانون دو حالات سے مشروط ہے،یعنی (1) عوامی مقصد کا وجود، اور (2) معاوضے کی ادائیگی۔اگر قانون معاوضے کا اہتمام کرتا ہے اور یا تو معاوضے کی رقم طے کرتا ہے یا ان اصولوں کی وضاحت کرتا ہے جن کی بنیاد پر معاوضے کا تعین کیا جانا ہے،تو معاوضے کی مناسبت منصفانہ نہیں ہے۔سوال یہ ہے کہ کیا یہ ایکٹ مذکورہ شرائط کو پورا کرتا ہے۔زمین کے حصول کی صورت میں معاوضے سے متعلق ایکٹ کی متعلقہ دفعات درج ذیل ہیں۔

دفعہ 6 (i) جہاں دفعہ 3 کے تحت مانگی گئی کوئی زمین حاصل نہیں کی گئی ہے اور اسے طلب ی سے رہا کیا جانا ہے تو وہ مالک کو واپس کردی جائے گی اور کلکٹر اس زمین کا قبضہ ایسے مالک یا دلچسپی رکھنے والے شخص کو دے گا جسے دفعہ 7 (3) کے تحت تسلیم کیا گیا تھا۔

دفعہ 7(3) جہاں دفعہ 3 کے تحت کوئی زمین طلب کی گئی ہو، وہاں ہر اس شخص کو ایسا معاوضہ ادا کیا جائے گا جس پر ایسے شخص اور کلکٹر کے درمیان تحریری طور پر اتفاق کیا جائے:

(الف) ایسی زمینوں کی درخواست۔ اور

(ب) ایسی زمین کے درخواست کی مدت کے دوران ہونے والا کوئی بھی نقصان قدرتی وجوہات کی بنا پر برداشت کیا جاسکتا ہے۔

دفعہ 8(1) کلکٹر ہر معاملے میں کرے گا۔

(ب) جہاں کلکٹر اور دفعہ 6 کے تحت کسی زمین کا قبضہ دینے والے شخص کے درمیان دفعہ کی ذیلی دفعہ (3) کے تحت ادا کیے جانے والے معاوضے کے بارے میں کوئی اختلاف ہو تو اس معاملے کو عدالت کے فیصلے کے حوالے کریں۔

(2) حصول اراضی ایکٹ 1894 کی دفعات ذیلی دفعہ (1) کے تحت عدالت کو دیئے گئے کسی بھی حوالہ کے سلسلے میں لاگو ہوں گی۔

یہ دفعات متفقہ معاوضے کی ادائیگی کا اہتمام کرتی ہیں، اور کلکٹر اور اس شخص کے درمیان اختلاف کی صورت میں، جس کو دفعہ 6 کے تحت کسی بھی زمین کا قبضہ دیا جاتا ہے، عدالت میں ریفرنس کے لئے۔ عدالت میں اس طرح کے کسی بھی حوالہ کے سلسلے میں حصول اراضی ایکٹ، 1894 کی دفعات کا اطلاق ہوگا۔ دلیل یہ ہے کہ حصول اراضی ایکٹ 1894 میں معاوضہ دینے کے لئے کوئی اصول مقرر نہیں کیے گئے ہیں اور اسی وجہ سے درخواست کے سلسلے میں دفعہ 8 کی ذیلی دفعہ (2) لاگو نہیں ہوتی ہے یا اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ یہ ایکٹ ایسا کوئی اصول طے نہیں کرتا جس پر معاوضے کا تعین کیا جانا ہے۔ یہ استدلال دفعہ 8 کے ذیلی دفعہ (2) میں "موٹس متنڈس" کے اظہار کو نظر انداز کرتا ہے۔ مذکورہ اظہار کا مطلب ہے "تفصیلات میں مناسب تبدیلی کے ساتھ"۔ حصول اراضی قانون کا اطلاق صرف زمین کے حصول پر ہوتا ہے جیسا کہ زمین کے حصول سے الگ ہے۔ حصول مالک کو اس کی زمین سے مستقل طور پر محروم کر دیتا ہے۔ اور مطالبہ اسے محروم کر دیتا ہے

صرف قبضہ پیش کرنے کے اپنے حق کے بارے میں۔ جب وہ ضرورت ختم ہو جائے جس کے لیے زمین مانگی گئی تھی، تو اسے واپس اس کی طرف لوٹایا جا سکتا ہے۔ اس ایکٹ کی دفعہ8 کی ذیلی دفعہ(2) کے تحت حصول اراضی ایکٹ 1894 کی دفعات، تفصیلات میں مناسب تبدیلی یا مناسب تبدیلیوں کے ساتھ، عدالت کو دیے گئے کسی بھی حوالہ کے سلسلے میں لاگو ہوتی ہیں۔ حصول اراضی قانون کے حصہ سوم میں عدالت اور اس کے طریقہ کار کا حوالہ دیا گیا ہے۔ مناسب ترامیم کے ساتھ اس باب کی دفعات کا اطلاق درخواست کے معاوضے کے حوالے سے حوالہ پر ہوتا ہے۔ دفعہ23، 24 اور 25 میں ایسے شخص کو معاوضے کی رقم کا تعین کرنے کے اصول بیان کیے گئے ہیں جن کی زمین حاصل کی گئی ہے۔ ہمیں زمین کے حصول کے معاملے میں معاوضہ ادا کرنے کے لئے ان اصولوں کو لاگو کرنے میں کوئی دشواری نظر نہیں آتی ہے۔ حاصل کی گئی زمین کی آسانی میں، زمین کی مارکیٹ قیمت کا تعین کیا جاتا ہے، زمین کے حصول کی صورت میں، مالک کو مقررہ مدت کے لئے اس کے قبضے سے محروم کرنے کے لئے معاوضہ کا تعین کیا جائے گا۔ ہوسکتا ہے کہ مذکورہ دفعات میں استعمال ہونے والے جملے میں مناسب تبدیلیاں کی جائیں تا کہ ان دفعات کے بنیادی اصولوں کو لاگو کیا جا سکے۔ ہاتھ کے حصول کے قانون کی دفعہ23 کی وضاحت کرنے کے لئے کہا گیا ہے:

(1) اس ایکٹ کے تحت حاصل کی گئی زمین کے لئے دیئے جانے والے معاوضے کی رقم کا تعین کرتے وقت عدالت اس بات کو مدنظر رکھے گی۔

سب سے پہلے، دفعہ 4، ذیلی دفعہ(1) کے تحت نوٹیفکیشن کی اشاعت کی تاریخ پر زمین کی مارکیٹ ویلیو؛

دوسرا، دلچسپی رکھنے والے شخص کو ہونے والا نقصان، کسی بھی کھڑی فصل یا درختوں کو لینے کی وجہ سے جو کلکٹر کے قبضے کے وقت زمین پر ہو سکتا ہے؛

تیسری بات یہ ہے کہ کلکٹر کے زمین پر قبضہ کرنے کے وقت دلچسپی رکھنے والے شخص کو اگر کوئی نقصان پہنچا ہے تو اس کی وجہ اس زمین کو اس کی دوسری زمین سے الگ کرنا ہے۔

چوتھی بات یہ ہے کہ اگر کلکٹر کے زمین پر قبضہ کرنے کے وقت دلچسپی رکھنے والے شخص کو کوئی نقصان پہنچا ہے تو اس کی دوسری جائیداد، منقولہ یا غیر منقولہ، کسی اور طریقے سے، یا اس کی کمائی پر منفی اثر پڑتا ہے؛

پانچویں بات یہ ہے کہ اگر کلکٹر کی جانب سے زمین کے نتیجے میں دلچسپی رکھنے والے شخص کو اپنی رہائش گاہ یا کاروبار کی جگہ تبدیل کرنے پر مجبور کیا جاتا ہے تو اس تبدیلی کے لیے معقول اخراجات ہوں گے۔

اور

چھٹا، دفعہ 6 کے تحت اعلان کی اشاعت کے وقت اور کنٹرولر کے زمین پر قبضہ کرنے کے وقت کے درمیان زمین کے منافع میں کمی کے نتیجے میں ہونے والا نقصان۔

(2) مذکورہ بالا زمین کی مارکیٹ ویلیو کے علاوہ، عدالت حصول کی لازمی نوعیت کو مدنظر رکھتے ہوئے ہر آسانی سے اس طرح کی مارکیٹ ویلیو پر پندرہ فیصد رقم دے گی۔

اگر لفظ "حصول" کے بجائے درخواست" کا لفظ پڑھا جائے اور" زمین کی مارکیٹ ویلیو" کے الفاظ کے بجائے ‘‘زمین مارکیٹ ویلیو" کے الفاظ پڑھے جائیں جس سے مالک کو محروم رکھا گیا ہے، تو اس دفعہ کی دو ذیلی دفعات، بغیر کسی مشکل کے، زمین کے حصول کے معاوضے کے تعین پر لاگو کی جا سکتی ہیں۔ اسی طرح، دوسرا دفعہ بھی لاگو کیا جا سکتا ہے۔ اگر درخواست گزار کے وکیل کی دلیل کو قبول کر لیا جائے تو ہم مقننہ کو ایک عدم مطابقت کا ذمہ دار قرار دیں گے، یعنی یہ کہ اگرچہ وہ حصول کے معاملے میں معاوضے کے اصول فراہم کرتی ہے، لیکن درخواست کے معاملے میں ایسا کرنے سے گریز کرتی ہے، حالانکہ دونوں معاملوں میں عدالت کو ایک حوالہ فراہم کیا جاتا ہے۔ مندرجہ بالا وجوہات کی بنا پر، ہم اس اعتراض کو مسترد کرتے ہیں۔

کوئی دوسرا نکتہ نہیں اٹھایا۔ نتیجے میں، درخواستیں نامنظور ہو جاتی ہیں اور اخراجات کے ساتھ خارج کر دی جاتی ہیں۔

درخواستیں مسترد کر دی گئیں۔

Sheikh Javiad Alam
2024.06.12 15:08
I am the author of this document